ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

خطبہ نمبر ۱۴

یوم سہ شنبہ

ٹیلیفون نمبر ۲۳

رجسٹرڈ ایل ۸۵

جلد ۳۴	۳۰ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش	۲۷ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ	۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء	نمبر ۱۰۱

خطبہ جمعہ

ہمیں اپنے آدمی قربانی کے تنور میں مگر بھٹی میں اینٹوں کی طرح جھونکنے کی ضرورت ہے

جماعت کی سستی کی وجہ سے ہمارے کاموں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے

مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو داخل کرنے کا ارشاد

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۶ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش مطابق ۲۶ اپریل ۱۹۴۶ء

(مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ اپنی اہمیت کی وجہ سے پہلے شائع کیا جاتا ہے ۱۲ اور ۱۹ اپریل کے خطبے اس کے بعد شائع کئے جائیں گے۔

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قوموں میں تنزل

جب واقعہ ہو جاتا ہے۔ جب قوموں پر جہالت غالب آجاتی ہے۔ جب قوموں کے دلوں سے دین کی محبت چلی جاتی ہے۔ تو اس وقت ان کی حالت اپنی پہلی حالت سے بالکل مختلف ہو جاتی ہے۔ اور کامیابی کے سامان اور

کامیابی کے ذرائع

دور سے دور تر ہوتے چلے جاتے ہیں جیسے مٹھی میں سے ریت نکلتی چلی جاتی ہے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت اُم المومنین ظلہا العالی کی طبیعت بخار سر درد اور خرابی جگر کی وجہ سے زیادہ ناساز ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ چند روز کے لئے دہلی تشریف لے گئے تھے۔ کل واپس تشریف لے آئے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ہسپتال میں جہاں کمر پر انجکشن ہوتے رہے وہاں زخم ہو کر پیپ پڑ گئی ہے۔ اور سخت درد ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے نظارت علیا کا چارج لے لیا ہے۔

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

اس طرح بامراد ہونا اور مظفر و منصور ہونا ان کے ہاتھوں سے نکلتا چلا جاتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ کسی قوم کی آنکھوں کو کھول دیتا ہے۔ جب وہ اس کے حوصلوں کو بلند کر دیتا ہے۔ اور جب وہ اس کے ایمان کو مضبوط کر دیتا ہے۔ تو اس قوم میں

صحیح قربانی اور صحیح قسم کا ایثار

پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور وہ دن بدن اپنے کاموں میں ترقی کرتی جاتی ہے۔ یہ ایک قانون ہے جو ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ اور ہمیشہ تک جاری رہیگا۔ خدا تعالےٰ کی سنتیں کبھی بدلا نہیں کرتیں اور خدا تعالےٰ جس امر کا فیصلہ اپنے

قانونِ قدرت کے مطابق

کرتا ہے وہ آخر تک اسی طرح چلتا چلا جاتا ہے۔ ترک ایک بہادر قوم مشہور ہے۔ اور بڑے بڑے کارہائے نمایاں اس نے اپنے وقت میں دنیا میں کئے ہیں لیکن پیچھے ایک ایسا زمانہ اس قوم پر آیا۔ کہ اسکی ہمتیں سست پڑ گئیں۔ اور اس کے بڑے افراد میں قربانی اور ایثار کا مادہ نہ رہا۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ڈینیوب دریا کے کناروں اور یورال کے کناروں اور بحیرۂ ہند کے کناروں سے سمٹتے سمٹتے وہ ایک چھوٹی سی حکومت رہ گئی۔ اس کے کام کرنے والوں کے اندر سے دیانت اور امانت دونوں مٹ گئے۔ اور اس کے بڑے آدمیوں میں سے قربانی اور ایثار کے نشان محو ہو گئے۔ جب کوئی قوم دنیا کی طرف جاتی ہے تو اگر اس کے اندر دین کی بنیاد ہوتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس سے دنیا بھی چھین لیتا ہے۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک قوم

سچے دین کی خدمت کے لئے

مقرر کی گئی ہو۔ اور وہ اپنے فرائض میں سستی کرے۔ اور دین کی بجائے دنیا کی طرف مائل ہو جائے۔ تو پھر خدا تعالےٰ اس کے پاس دنیا بھی رہنے دے۔ جو اقوام بے دین ہیں اور جن کو روحانیت کے ساتھ کوئی وابستگی نہیں۔ وہ بے شک دنیوی ذرائع سے ترقی کر جاتی ہیں۔ لیکن جن قوموں کو خدا تعالےٰ نے دین کی خدمت سپرد کی ہوتی ہے۔ وہ کبھی دنیوی ذرائع سے ترقی نہیں کرتیں۔ وہ جب بھی

دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل

ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کی دنیا بھی چھین لیتا ہے۔ مسلمانوں سے یہی ہؤا۔ عام طور پر لوگ پوچھا کرتے ہیں کہ آخر وجہ کیا ہے کہ یورپ ترقی کر رہا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں کہتا۔ کہ چونکہ اس نے مذہب چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے اس پر تنزل آنا چاہیئے۔ ہندو قوم مال اور صنعت و حرفت میں ترقی کر رہی ہے۔ اور کوئی شخص نہیں کہتا کہ چونکہ اس قوم نے دین چھوڑا ہؤا ہے۔ اس لئے اس پر تنزل اور ادبار آنا چاہیئے۔ اسی طرح

شنٹو ازم

کو ماننے والے جاپانی ترقی کر کے کتنا اونچا نکل گئے تھے۔ اب حماقت اور بے وقوفی سے زبردست قوموں سے ٹکراؤ کر کے انہوں نے اپنی ہلاکت کا سامان کر لیا۔ ورنہ اس طرح جلدی جلدی وہ ترقی کے راستہ پر قدم زن ہو رہے تھے۔ کہ دنیا انہیں دیکھ کر حیران تھی۔ حالانکہ شنٹو ازم کوئی سچا مذہب نہیں۔ مردوں کی روحوں کو پوجنا بھلا کونسی عقلمندی پر دلالت کرتا ہے۔ مگر وہ قوم دنیوی امور میں عقلمند ہونے کے باوجود دین کے معاملہ میں اس قدر جاہل تھی۔ کہ جس طرح یورپ کے لوگ خدا کے ایک بندے اور عورت سے پیدا ہونے والے انسان کو خدا کہتے ہیں۔ اسی طرح جاپانی ایک بندے کو خدا بنا بیٹھے اور مردوں کی ارواح کو پوجتے تھے۔ اگر خدا تعالےٰ کو چھوڑ دینے کے نتیجہ میں دنیا میں بھی تباہی واقعہ ہو جاتی ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ جاپانی قوم پر وبال آتا۔ اور وہ ترقی نہ کرتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ جاپانی قوم برابر ترقی کرتی چلی گئی تھی۔ اسی طرح

یہودی لوگ

دین سے بالکل بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ دنیا میں اتنی ترقی کر چکے ہیں۔ کہ مالیات کا صیغہ اب یہودیوں کے ہاتھ میں ہی ہے۔ دنیا میں بظاہر انگلستان - امریکہ - فرانس - جرمنی اور اٹلی وغیرہ حکومتیں کر رہے تھے۔ مگر در اصل مالیات کے ذریعہ یہودی دنیا میں حکومت کر رہے تھے۔ اور ان کی اس حکومت کو دیکھ کر ہی ہٹلر اور مسولینی نے یہودیوں کو تباہ کرنے کا ارادہ کیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ باوجود اس کے کہ ظاہری طور پر ہم بادشاہ ہیں۔ درحقیقت بادشاہت ان کے اختیار میں ہے۔ اور وہ جس طرف چاہتے ہیں۔ تجارت کو مروڑ دیتے ہیں۔ جس طرف چاہتے ہیں۔ صنعت و حرفت کو مروڑ دیتے ہیں۔ جس طرف چاہتے ہیں علوم و فنون کو مروڑ دیتے ہیں۔ اور جس طرح چاہتے ہیں۔ سیاست پر اثر ڈال کر مالیات کو مروڑ دیتے ہیں۔ اس لئے اس قوم کو اپنے ملک سے نابود کر دینا چاہیئے۔ پس باوجود اس کے کہ دین کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا۔ پھر بھی دنیوی لحاظ سے ان کو بہت بڑی عظمت حاصل ہوئی۔ ان مثالوں کی وجہ سے قدرتی طور پر اور جائز طور پر یہ

سوال پیدا ہوتا ہے

کہ اگر دنیوی کوششوں کے ذریعہ عیسائی ترقی کر سکتے ہیں۔ اگر دنیوی کوششوں کے ذریعہ یہودی ترقی کر سکتے ہیں۔ اگر مذہب چھوڑنے کے باوجود ہندو مذہب ترقی کر سکتا ہے۔ اگر مذہب چھوڑنے کے باوجود شنٹو ازم ترقی کر سکتا ہے۔ تو مذہب چھوڑنے کے باوجود

مسلمان کیوں ترقی نہیں کر سکتے

اس سوال کا ایک ہی جواب ہے۔ کہ ان مذاہب سے خدا پہلے ہی دور ہو چکا ہے جس گھر کو خدا تعالےٰ نے چھوڑ دیا ہے۔ اگر وہ ویران ہوتا ہے۔ تو اس پر خفا ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن جس گھر میں خدا بستا ہے اگر اس گھر کو کوئی قوم ویران کرے گی۔ تو یقیناً خدا اس سے ناراض ہوگا۔ جس مذہب سے خدا مٹ گیا۔ اس کی مثال بالکل اس ملازم کی سی ہے جس نے اپنے آقا کی ملازمت کو ترک کر دیا ہو۔ وہ شخص جس نے نوکری چھوڑ دی ہے۔ اس کے کاموں میں غفلت واقع ہونے سے آقا ناراض نہیں ہوتا۔ لیکن جو شخص نوکر ہے اگر وہ اپنے کاموں میں غفلت برتتا ہے۔ تو اس کا آقا اس پر ضرور ناراض ہوتا ہے۔ پس

مسلمانوں کی دنیوی حالت اس لئے بگڑی

کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا۔ باوجود اس کے کہ وہ ایک سچے مذہب کے حامل تھے۔ یہی حالت اب احمدیوں کی ہے۔ اس وقت احمدیہ جماعت کو اللہ تعالےٰ نے ایک سچے مذہب کا حامل بنایا ہے اگر

ہماری جماعت کے افراد

دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ دین کے حامل نہیں ہوں گے۔ تو خدا تعالےٰ احمدیوں کے ساتھ بھی وہی سلوک کریگا۔ جو ایک بادشاہ اپنے باغیوں کے ساتھ کیا کرتا ہے۔

میں متواتر اور بار بار جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں۔ کہ ہمارے تبلیغی ادارے کمزور ہو رہے ہیں۔ اور تبلیغ کی وسعت جو ہمارے ذمہ لگائی گئی ہے۔ اس کا اندازہ اتنا زیادہ ہے۔ کہ اس کے لئے ہمیں اپنے آدمیوں کو قربانی کے تنور میں اس طرح جھونکنا پڑے گا۔ جس طرح بھٹی والا اپنی بھٹی میں پتے جھونکتا ہے۔ مگر باوجود اس کے میں دیکھتا ہوں۔ کہ جماعت میں

پوری طرح بیداری

پیدا نہیں ہو رہی۔ میں مایوس تو نہیں کیونکہ ہر چیز آہستہ آہستہ آتی ہے۔ لیکن میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ جماعت کی سستی کی وجہ سے ہمارے کاموں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ میں نے پچھلے سال جماعت کو

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

کی طرف توجہ دلائی تھی۔ اور کہا تھا کہ اگر تم اپنے لڑکوں کو اس مدرسہ میں داخل نہیں کرو گے۔ تو آخر اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے ہم کہاں سے مبلغ لائیں گے۔ اس سال خدا تعالےٰ نے جماعت کو توفیق عطا فرمائی۔ اور چالیس کے قریب لڑکے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل ہوئے۔ لیکن آج جب میں نے پتہ لیا تو معلوم ہوا کہ اس سال صرف

چھ لڑکے

داخل ہوئے ہیں۔ اور چونکہ کچھ لڑکے بعد میں نکل بھی جاتے ہیں۔ اس لئے اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ قریباً قریباً اس جماعت کا بند کر دینا زیادہ اچھا ہے بہ نسبت اس کو جاری رکھنے کے کیونکہ دو تین لڑکوں کے لئے کسی سکول یا جماعت کے کھولنے کے کوئی معنے ہی نہیں ہو سکتے۔ لیکن دوسری طرف یہ حالت ہے کہ جماعتیں ہم سے آدمی مزدور مانگتی ہیں۔ جب بھی کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے کہ یہاں کے ناظر بڑے سست ہیں۔ انجمن بڑی سست ہے۔ ہم چٹھیاں لکھتے رہتے ہیں۔ لیکن ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ میں حیران ہوں کہ ایسے لوگوں کے دماغ میں کوئی فتور ہے۔ یا روحانیت کی کمی کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے ان کی آنکھوں پر ایسا پردہ ڈال دیا ہے۔ کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی کہ اگر ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ لوگ

مبلغ کہاں سے بھیجیں گے

کئی احمقوں کو میں نے دیکھا ہے۔ وہ غصے سے عورت کو مارنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تو نے روٹی کیوں نہیں پکائی۔ حالانکہ وہ گھر میں آٹا ہی نہیں لاکے دیتے۔ وہ غصہ میں مار مار کر اس کا بھرکس نکال دیتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ خیال ہی نہیں آتا کہ آٹا تو ہم نے لاکر نہیں دیا۔ یا ادھیلے تو ہم نے لاکر نہیں دیئے۔ اور مطالبہ یہ کر رہے ہیں۔ کہ ہمارے لئے روٹی کیوں تیار نہیں کی گئی۔ یا مثلاً کسی چیز میں میٹھا کم ہو۔ تو وہ اپنی بیوی سے لڑنے لگ جائیں گے حالانکہ واقعہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی بیوی کو پیسے ہی نہیں دیئے ہوتے کہ وہ ان سے میٹھا خرید سکتی۔ یہی حال اس وقت جماعت کا نظر آتا ہے۔ ہر فرد بشر شور مچا رہا ہے۔ کہ ہائے ہمیں مولوی نہیں بھیجتے۔

ہمیں مولوی نہیں بھیجتے

حالانکہ الزام ان پر آتا ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو دین کی بجائے دنیا کیطرف بھیجتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ہمیں مولوی بھیجو۔ ہمیں مولوی بھیجو۔ ہم اگر ہندوؤں کو نوکر رکھنا شروع کر دیں۔ اور ان کا نام مولوی رکھدیں تو ایسے لوگ ہمیں کئی مل جائیں گے ہر قوم میں ایسے لوگ ہیں کہ اگر چالیس پچاس روپے ان کو دے دیئے جائیں۔ تو وہ غیر مذہب کی ملازمت کے لئے بھی تیار ہو جائیں گے۔ کئی ہندو ہیں جو اس معاوضہ پر کام کرنے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ لیکن کیا تم اس بات پر خوش ہو سکتے ہو۔ کہ تمہاری طرف ہندو مبلغ بھجوا دیئے جائیں۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہاری طرف ہندو بھجوائے جائیں۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو۔ کہ تمہاری طرف چوڑھے بھجوا دیئے جائیں۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہاری طرف بھنگی بھجوائے جائیں اگر تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہاری طرف سانسی بھجوائے جائیں۔ اگر تم اس بات پر راضی ہو کہ تمہاری طرف عیسائی مبلغ بھجوائے جائیں تو بڑے شوق سے اپنے لڑکے دین کی تعلیم کے لئے نہ بھجواؤ۔ اور کہدو کہ

کسی مذہب و قوم کا آدمی

ہو۔ اس کا نام مبلغ رکھ کر ہمیں بھجوا دو۔ لیکن اگر تمہاری مراد مبلغ سے ایک

احمدی مبلغ

ہے۔ اگر تمہاری مراد مبلغ سے ایک مسلمان مبلغ ہے۔ اگر تمہاری مراد مبلغ سے ایک علم دین پڑھا ہوا انسان ہے تو وہ لوگ نہیں آ سکتے جب تک تم اپنے بیٹوں کو اس طرف نہیں بھجواتے۔ ہر دفعہ جو تم شکایات کرو گے۔ اس کے یہ معنے ہونگے کہ تم عقل کا منہ چڑا رہے ہو۔ اور ہر دفعہ جو تم شکایات کرو گے۔ اس کے معنے یہ ہونگے کہ تم حقائق سے آنکھیں بند کر رہے ہو۔ کیونکہ مبلغ لڑکوں سے ہی تیار ہو سکتے ہیں۔ جب تک کوئی جماعت اپنے لڑکے دین کی خدمت کے لئے دینے کو تیار نہیں۔ اس وقت تک اس جماعت کو یہ حق بھی حاصل نہیں کہ وہ ہم سے مبلغ مانگے۔ مگر

آخر کب تک

یہ سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ کب تک ہم جماعت کو بیدار کرتے جائیں گے۔ اور وہ خاموش بیٹھی رہے گی۔ یہ مثال تو وہی ہو گئی ہے۔ جیسے غالب نے کہا ہے کہ ؎

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائینگے کیا

ایک شخص حال دل سنانے چلا جاتا ہے اور دوسرا کہتا ہے کیا کہا؟ وہ پھر اپنا حال سنانا شروع کر دیتا ہے۔ اور آدھ گھنٹہ ضائع کر دیتا ہے۔ مگر دوسرا اس آدھ گھنٹہ میں بھی ادھر ادھر متوجہ رہتا ہے۔ اور جب وہ خاموش ہوتا ہے تو کہتا ہے۔ اچھا آپ نے کیا کہا؟ یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے ہماری جماعت کے لوگ سمجھ نہ سکتے ہوں۔ کہ اگر تم اپنے بیٹوں کو مدرسہ احمدیہ میں نہیں بھیجتے۔ تو تمہیں سلسلہ کی طرف سے مبلغ بھی نہیں مل سکتے۔

تمہارے ہی بیٹے ہیں

جو مبلغ بن سکتے ہیں۔ عیسائیوں کے بیٹے اسلام کے مبلغ نہیں بن سکتے ہندوؤں کے بیٹے اسلام کے مبلغ نہیں بن سکتے۔ سکھوں کے بیٹے اسلام کے مبلغ نہیں بن سکتے۔ اور اگر تمہارے بیٹے بھی

دنیوی کاموں کے لئے وقف

ہیں گے۔ تو پھر اسلام کا خانہ بالکل خالی ہے۔ پھر ہم سے مبلغ بھی مت مانگو بلکہ کہو کہ

دین کا دروازہ

ہم نے اپنے اوپر بند کر لیا ہے۔ یہ کیوں کہتے ہو کہ مبلغ دو مبلغ دو۔ یہ چیز اتنی انتہا درجہ ضلالت عقل ہے کہ میں حیران ہوں وہ کونسا ذریعہ ہے۔ جس سے میں جماعت کو سمجھاؤں سوئے کو جگانا آسان ہوتا ہے۔ لیکن جاگتے ہوئے کو جگانا ممکن ہوتا ہے۔ اگر تم واقعہ میں سوئے ہوئے ہوتے تو میرے وعظ اور نصیحت سے کبھی کے جاگ چکے ہوتے لیکن تم تو

جاگتے ہوئے پچھلے بن رہے ہو

اب میرے پاس کونسا ذریعہ ہے۔ جس سے میں پچھلے کو جگا سکوں۔ پچھلے کو جگانے کی کسی انسان میں طاقت نہیں ہوتی۔ بلکہ پچھلے کو تو خدا بھی نہیں جگاتا۔ آخر خدا تعالےٰ نے ابوبکرؓ کو ہدایت دی ابوجہل کو نہیں دی۔ عمرؓ کو ہدایت دی۔ عتبہ کو نہیں دی۔ عثمانؓ کو ہدایت دی۔ شیبہ کو نہیں دی۔ علیؓ کو ہدایت دی ولید کو نہیں دی۔ جب تک تم میں ایمان پیدا نہیں ہوتا کہ

دین کی بھی کوئی قیمت ہے

جب تک تمہارے نزدیک خدا تعالےٰ کے کلام کے سیکھنے کی کوئی قیمت نہیں۔ لیکن اگر تمہارا بیٹا چاندی کا چمکتا ہوا روپیہ تمہارے پاس لے آئے تو تم خوش ہوتے ہو۔ اور سمجھتے ہو کہ یہ حقیقی چیز ہے۔ جو ہمارے بیٹے نے کمائی ہے تب تک تمہارے دین کی خدمت کی امید رکھنا عبث اور فضول ہے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک مولوی کے متعلق بعض دوستوں نے میرے پاس شکایت کی۔ کہ وہ آپ کے بڑے دوست ہیں۔ اور آپ ان کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ان کی حالت یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک لڑکی کی

شادی پر شادی

کر دی ہے۔ آپ فرماتے تھے

میں نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ ضرور کوئی غلط فہمی ہو گی۔ چنانچہ جب وہ ملنے کے لئے آئے تو میں نے ان سے کہا۔ مولوی صاحب مجھے آپ پر بڑی حسن ظنی ہے لیکن مجھے آپ کی نسبت ایک شکایت پہنچی ہے۔ جو میں بیان کر دیتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ شکایت غلط ہو گی۔ وہ شکایت مجھے یہ پہنچی ہے۔ کہ کسی شخص نے آپ کے متعلق یہ افتراء کیا ہے۔ کہ آپ نے ایک لڑکی کی شادی پر شادی کر دی ہے۔ وہ کہنے لگے مولوی صاحب پہلے ساری بات مجھ سے پوچھ لیں۔ پھر کوئی بات کریں۔ مجھے اس کی بات سے شبہ پڑا۔ کہ چونکہ ملا آدمی ہے کوئی غلطی کر بیٹھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے زمینداروں نے مارا پیٹا ہو گا۔ یا ڈنڈے لے کر کھڑے ہو گئے ہوں گے۔ کہ یہ نکاح پڑھو ورنہ ابھی تمہاری گردن توڑ دیں گے۔ چنانچہ میں نے کہا۔ آخر ہوا کیا کچھ فرمائیے۔ تاکہ مجھے بھی پتہ لگے کہ آپ کو کیا حالات پیش آئے تھے۔ انہوں نے جواب دیا۔ مولوی صاحب آپ ہی سوچئے۔ جب انہوں نے

چڑیا جتنا سفید روپیہ

نکال کر میرے سامنے رکھ دیا۔ تو میں کیا کرتا۔ گویا کتنا بڑا ظلم ہے کہ لوگ میری شکایت کرتے ہیں حالانکہ جب انہوں نے ایک چمکتا ہوا روپیہ میرے سامنے لا کر رکھ دیا۔ تو اس کے بعد یہ ہو کس طرح سکتا تھا۔ کہ میں اپنے ایمان کو بچا لیتا ایک طرف خدا تعالیٰ تھا اور ایک طرف روپیہ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ نعوذ باللہ روپیہ کے سامنے خدا تعالیٰ کی کیا حقیقت ہے۔ کہ روپیہ کو تو چھوڑ دیا جاتا۔ اور خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑا جاتا۔ اسی طرح ہماری جماعت کا ایک حصہ یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر ان کا بیٹا چمکتا ہوا روپیہ کما کر لاتا ہے۔ تو اس کے مقابلہ میں

دین کی تبلیغ اور اسلام کے بچاؤ کا کام

کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ ہم اپنے بیٹے کو ایسے لغو کام پر کس طرح لگا سکتے ہیں۔ کہ وہ ساری عمر لوگوں کو قرآن پڑھاتا اور بھولے بھٹکوں کو دین کی طرف بلاتا رہے ہم اسے کسی ایسے کام پر کیوں نہ لگائیں جس سے وہ چمکتا ہوا روپیہ ہمارے پاس لائے۔

شاید تم میں سے ہر شخص حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثال سن کر مسکرا دیتا ہو گا کہ وہ شخص کیسا احمق تھا جس نے کہا کہ جب لوگوں نے چڑیا جتنا روپیہ میرے سامنے لا کر رکھ دیا تو میں کیا کرتا مگر تم

اپنے نفسوں میں غور کرو اور سوچو

کیا تمہیں محسوس نہیں ہوتا کہ یہی کام تم بھی کر رہے ہو۔ ہر وہ شخص جو اپنی اولاد میں سے ایک حصہ کو دین کی طرف نہیں بھیجتا وہ گویا چڑیا جتنے روپیہ کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام اور آپ کی تعلیم پر مقدم سمجھتا ہے۔ اور اس کی مثال وہی ہے جیسے کہ کسی شاعر نے کہا کہ ؎

عجب طرح کی ہوئی فراغت گدھوں پہ ڈالا جو بار اپنا

گویا دین کا کام ایسا ہے جو گدھوں پر ڈال دینا چاہیئے۔ اور ان کا کام یہ ہے کہ وہ اس بوجھ کو گدھوں پر لاد کر خود دنیا کے کاموں میں مشغول ہو جائیں۔ اور کہیں کہ ؎

عجب طرح کی ہوئی فراغت گدھوں پہ ڈالا جو بار اپنا

یاد رکھو

اگر تم خدا تعالیٰ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل بن کر جانا چاہتے ہو۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر کول تار ملا جائے۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں ذلت اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑے۔ اور اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں قیامت کے دن تمام اگلی اور پچھلی نسلوں میں شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑے۔ تو تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے اور

دین کی حفاظت کے لئے

اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہیئے۔ یہ مت خیال کرو کہ میں یا کوئی اور عقلمند یہ سمجھے گا کہ تم جو اپنے بچوں کو دین کی خدمت کے لئے پیش نہیں کرتے۔ اگر کسی وقت جہاد کا زمانہ آ گیا تو تم اپنے بچوں کو فوراً اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی جانیں دینے کے لئے پیش کر دو گے۔ ہم یہی سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگ یقیناً اس وقت بھگوڑوں میں سے ہوں گے۔ اور سب سے پہلے میدان جہاد سے پیٹھ موڑ کر بھاگ جائیں گے۔ کیونکہ جو شخص چھوٹی قربانی نہیں کر سکتا وہ کبھی بڑی قربانی نہیں کر سکتا۔ آخر مبلغ مارا نہیں جاتا اسے ایسی تکلیفیں نہیں پہونچتیں جیسے جہاد میں پہونچتی ہیں۔ پھر جو لوگ ان تکالیف کو برداشت نہیں کر سکتے۔ جو لوگ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ

سو کی بجائے چالیس میں

ان کے بیٹے گزارہ کریں۔ جو لوگ یہ برداشت نہیں سکتے کہ اپنے بیٹوں کو تجارت کی بجائے تبلیغ پر لگائیں ان سے یہ کیونکر امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اپنے آپ کو آگ میں جھونکنے کے لئے تیار ہوں گے۔ ہرگز نہیں جو شخص تیاری کیا کرتا ہے وہی موقع پر کامیاب ہوتا ہے۔ اور جو شخص فصل بوتا ہے وہی کاٹتا ہے جو بوتا نہیں وہ کاٹتا بھی نہیں۔ پس اب وقت ہے کہ

تم ہوشیار ہو جاؤ

اور اب وقت ہے کہ تم دنیا داری کی روح کو بالکل کچل دو۔ ورنہ تمہارا وہ دعوےٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ وہ ایک جھوٹ ہے وہ ایک لاف ہے وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے اور وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے ٭

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اپنے مجاہد خادم سے ملاقات

مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا کی آٹھ سال کے بعد واپسی

سٹیشن پر مخلصانہ اور شاندار استقبال

قادیان ۲۹ اپریل۔ مکرم جناب مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا کے متعلق پرسوں بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی تھی۔ کہ بذریعہ کلکتہ میل اتوار کی دوپہر کو امرتسر پہنچ جائیں گے۔ اور ۵½ بجے کی گاڑی سے قادیان تشریف لا سکیں گے۔ مگر گاڑی کے لیٹ ہو جانے کی وجہ سے آج دوپہر کی گاڑی سے قادیان پہنچے۔ سٹیشن پر احباب جماعت کا بہت بڑا ہجوم موجود تھا۔ جس نے نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان جناب مولوی صاحب کو گاڑی سے اتارا اور اس جانباز اور سرفروش مجاہد کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ جناب مولوی صاحب نے سب احباب سے مصافحہ کیا۔ اور پھر تانگہ میں بیٹھ کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت مبارک میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے مگر تھوڑی دور ہی گئے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بذات خود اپنے مجاہد خادم کی خاطر تشریف لا رہے تھے۔ حضور نے تانگہ سے اتر کر ملاقات فرمائی۔ اور شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔ حضور مسجد مبارک تک پیدل ہی جناب مولوی صاحب سے گفتگو فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ جناب مولوی صاحب مسجد میں نماز ظہر اور نوافل شکرانہ ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کی۔ اس کے بعد اپنے برادر نسبتی قاری محمد امین صاحب کے ہاں محلہ دار السعت تشریف لے گئے۔

جناب مولوی صاحب موصوف پہلی دفعہ پانچ سال تبلیغ کرنے کے بعد نومبر ۳۵ء میں سماٹرا سے واپس آئے تھے۔ اور تین سال کے بعد ۲۳ مارچ ۱۹۳۸ء کو تبلیغ احمدیت کے لئے سماٹرا بھیجے گئے۔ جہاں آٹھ سال آپ نے تبلیغی فرائض نہایت کامیابی سے ادا کئے۔ اور جنگ کے نہایت ہی پر خطر اور ہیبت ناک ایام میں بھی جبکہ آپ کو انتہائی طور پر مشکلات اور مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ فریضہ تبلیغ بجا لاتے رہے۔ ۱۵ اپریل کو بذریعہ ہوائی جہاز پاڈانگ سے میدان پہنچے اور ۱۷ کو میدان سے روانہ ہو کر ۲۲ کو کلکتہ پہنچ گئے۔ ۲۶ کو کلکتہ

بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ کالم ۴ پر

اسلام اور اشتراکیت

ایک بادشاہ جب لمبے عرصہ تک ماتحت ممالک اور ریاستوں پر حکومت کر کے تھک جاتا ہے۔ اور اس کے مقابل کوئی ایسا رقیب بادشاہ بھی نہیں ہوتا۔ جس کی نظریں اس کے ملک کی طرف لگی ہوئی ہوں۔ تو اس ملک کا ایک عرصہ کے بعد اصلاحی پروگرام ختم ہو جاتا ہے۔ رعایا کی خبر گیری کا احساس ذمہ داری مٹ جاتا ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ اس ملک کی مالی حالت بھی رو بتنزل ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ذرائع آمدنی محدود ہو جاتے ہیں۔ ایسے وقت میں حاکم اعلےٰ یا بادشاہ وقت ایک کروٹ بدلتا ہے۔ اور ظلم و استبداد کا ایک نیا دور اپنے ملک میں رائج کرتا ہے۔ بے جا ٹیکس لگانا اس کا کام ہوتا ہے۔ رعایا کی جائداد پر ناجائز قبضہ کرنا اس کا شغل ہوتا ہے اس کا مقصد وحید خزانہ شاہی کو پُر کرنا ہوتا ہے۔ وہ مطلق العنانی سے حکومت کرنا چاہتا ہے۔ اور اس مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے جائز و ناجائز طریقوں سے ذرائع آمدنی وسیع کرتا ہے۔ رعایا مفلوک الحال ہو جاتی ہے۔ اور بادشاہ وقت کے ظلم سے تنگ آ کر علم بغاوت بلند کر دیتی ہے۔ اور جب وہ غالب آجاتی ہے۔ تو وہ بھی بادشاہ کے ظلم و تشدد کا بدلہ لینے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتی ہے۔ ایسے انتشار کے وقت چونکہ اس کے اندر جوش انتقام زوروں پر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ کوشش کرتی ہے کہ کسی طرح سے بادشاہت کا خاتمہ ہو جائے۔ اور تمام رعایا اس کے خزانہ کی برابر کی مالک بن جائے۔ اس مقصد کے لئے وہ خود بھی ایسے ایسے قوانین مرتب کرتی ہے۔ کہ جس ظلم کو مٹانے کے لئے وہ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کی پھر سے بنیاد قائم ہو جاتی ہے۔ اور پھر آئندہ آنے والے مہینوں، سالوں یا صدیوں میں وہی تغیرات رونما ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ جو حاکم قوم کے حکومت کے نشہ میں مست ہو جانے پر ہُوا کرتے ہیں۔

سوشلزم اور کمیونزم میں فرق

اس دستور کے مطابق نوع انسانی کے اس دور استبداد میں برسر اقتدار افراد نے حکومت و سرمایہ کے نشہ میں غریب اور مفلس انسانوں پر جو ظلم کی قیامتیں بپا کر رکھی تھیں۔ ان سے متاثر ہو کر کچھ ماہرین نظام عالم اس نتیجہ پر پہنچے۔ کہ جب تک سرمایہ اور حکومت کے اجارہ داروں سے وہ قوت چھین نہیں لی جائے گی جس کے بل بوتے پر یہ مفلوک الحال انسانوں پر دست تظلم دراز کر رہے ہیں۔ نظام دنیوی میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اسلئے مطلق العنان حکومت کا خاتمہ کر کے اس کی جگہ جمہوری حکومت قائم کی جائے۔ اور اس جمہوری حکومت کا طرز عمل یہ ہو۔ کہ مرکزی حیثیت سے کچھ ایسے قوانین مرتب کئے جائیں۔ جن پر عمل کرنے سے رفتہ رفتہ سرمایہ داروں کا سرمایہ خود بخود مزدوروں اور کسانوں میں بٹ جائے۔ اور وہ بھی خوشحال ہو جائیں۔ اس تحریک کو socialism کہتے ہیں۔

اس کے خلاف ایک گروہ جو تشدد پسند (extremists) کا تھا۔ اور طبعاً فتنہ و فساد کا شائق تھا۔ اس سے بھی آگے بڑھ گیا۔ اس نے کہا کہ سرمایہ داروں کے سرمایہ کو حاصل کرنے کے لئے کسی حکمت عملی یا اصول کی ضرورت نہیں۔ اس طرح مرکزی حکومت قائم کرنا بھی بادشاہت اور شہنشاہیت کے ہی مترادف ہے۔ جس کو ہم توڑنے کے درپے ہیں۔ اس وجہ سے اس تحریک کا مقصد یہ ہوا۔ کہ دنیا سے ذاتی ملکیت اور شخصی و انفرادی حقوق کے خیال کو فنا کر دیا جائے۔ اور اس طرح جب مزدوروں کی جماعت کو تسلط حاصل ہو جائے تو تدریجاً سرمایہ داروں کے تمام املاک و خزائن پر قبضہ کر لیا جائے۔ اور ملکی پیداوار کے تمام وسائل و ذرائع مزدوروں کی جماعت کی حکومت کے ہاتھ میں مرکوز کر دیئے جائیں۔ اس تحریک کو کمیونزم Communism یا اشتراکیت کہتے ہیں۔

اشتراکیت کی ابتداء

اس تحریک کا بانی تو درحقیقت مزدک تھا۔ جو ایران میں ۵۰۰ سنہ میں پیدا ہوا۔ لیکن دور حاضر کا رہنما جرمنی کا باشندہ کارل مارکس ہے۔ اس نے نشر و اشاعت کے ذریعہ اپنے خیالات دنیا کے طول و عرض میں پھیلانے کی کوشش کی۔ اور کئی ایک اخبارات میں طویل مضامین لکھے اس زمانہ میں جرمنی کے مزدوروں کی خفیہ جماعت League of the Just اخوان العدل کام کر رہی تھی۔ یہ اس سے ملا۔ اور اس میں اپنے خیالات پھیلائے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد یہ جماعت اس کی ہمخیال ہو گئی۔ اور اس نے اپنا نام بدل کر (Communists) اشتراکیین رکھا۔ اس زمانہ میں مارکس کا ہمخیال (Engels) انجلز بھی تھا۔ ۱۸۴۷ء میں ایک جلسہ کر کے ان دونوں سے درخواست کی گئی۔ کہ وہ دستور اساسی کی تشکیل کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دستور اساسی مرتب کیا۔ جس کا نام (Communism manifesto) منشور اشتراکیت مشہور ہوا۔ اسی اثنا میں شاہ جرمنی نے قومی مجلس کو برخاست کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ کارل مارکس کو ایک اور زریں موقعہ لوگوں کو شہنشاہیت کے خلاف اکسانے کا مل گیا۔ اس نے تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ لوگوں کو اس بات پر اکسایا۔ کہ وہ حکومت کو مروجہ ٹیکس ادا نہ کریں چنانچہ کارل مارکس کی پارٹی کو بہت تقویت حاصل ہو گئی۔ شاہ جرمنی نے کارل مارکس کو ملک بدر کر دیا۔ اور وہ مختلف ممالک میں اپنے اصول کی تبلیغ و اشاعت کرتا رہا۔ الغرض یہ تحریک آتش خاموش کی طرح سلگتی۔ مختلف اقوام عالم میں اثر انداز ہوتی رہی۔ لیکن جہاں پر یہ رعد آسا دھماکے کے ساتھ ابھری وہ روس کا میدان تھا۔ ۱۹۱۷ء میں زار روس اور اس کی حکومت کے خلاف ایک طوفان انگیز شورش برپا کی گئی جس کا سرغنہ لینن تھا۔ زار روس کی حکومت ختم ہوئی۔ اور ۱۹۱۸ء میں لینن نے ڈکٹیٹر شپ کا اعلان کر دیا۔ لینن ۱۹۲۴ء میں مر گیا۔ اور اس کی جگہ سٹالین ڈکٹیٹر مقرر ہوا۔ بہر کیف اشتراکیت کا آتشدان آج روس ہی ہے اور وہیں سے اس کی چنگاریاں اڑ اڑ کر نظام عالم کے خرمن کو جلانے کے سامان فراہم کر رہی ہیں۔

اشتراکیت کے معاشی اصول

اس مختصر سے تعارف کے بعد میں یہ بتاتا ہوں کہ اس نظام میں کن معاشی اصول پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اور وہ نظام جس کے اصول ایسے ہوں کیسے امن عامہ کا دعویدار یا صلح کل نظام کہلا سکتا ہے؟ اشتراکیت کے مختصر سے تعارف میں میں بتا چکا ہوں کہ دور حاضر کا راہنما کارل مارکس ہے۔ اور سب سے پہلا جو دستور اساسی اس قوم نے اپنے لئے مرتب کیا۔ وہ منشور اشتراکیت ہے۔ اب میں بتاتا ہوں کہ کارل مارکس منشور اشتراکیت میں اس کے متعلق کیا رائے ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"سرمایہ داروں نے جو ظلم و تشدد برپا کر رکھا ہے۔ اسکا واحد علاج یہ ہے کہ دنیا سے جماعتی تفریق کو مٹا دیا جائے۔ عمرانی زندگی کے مصائب و آلام صرف جماعتی امتیازات کی بناء پر ہیں۔ اور انکا ازالہ مزدوروں کی جماعت کا برسر اقتدار آ کر عالمگیر یگانیت و مساوات پیدا کر دینا ہے"۔

پھر لکھتا ہے۔ "اشتراکی اپنے خیالات اور مقاصد کو پوشیدہ رکھنے سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ ان کے مقاصد صرف اس طرح حاصل ہو سکتے ہیں۔ کہ موجودہ نظام معاشرت کو مسلح قوت کے ذریعہ تباہ و برباد کر دیا جائے برسر اقتدار جماعتوں اور طبقوں کو اشتراکی انقلاب سے خوف کھانا اور ڈرنا چاہیئے"۔

ہندوستان میں نظام عمل کے منشور کی تیسری دفعہ یہ ہے کہ "ہر قسم کی ملکیت مثلاً زمین، جنگلات

سرمایہ۔ جاگیرداروں۔ والیانِ ریاست اور مذہبی عبادت گاہوں کی تمام جائیدادیں بلا کسی معاوضہ کے ضبط کرلی جائیں۔"

ان اقتباسات سے مندرجہ ذیل نتائج نکلتے ہیں:-

(۱) اشتراکیت کسی ذاتی اور انفرادی ملکیت کو تسلیم نہیں کرتی۔

(۲) نظام اشتراکی میں کوئی شخص اپنی چیز کا کسی دوسرے شخص کو مالک نہیں بنا سکتا۔ نہ قرضہ دے سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کی اپنی ملکیت ہی نہیں۔ تو دوسرے کو کیونکر مالک بنا سکتا ہے۔

(۳) سرمایہ داروں سے ان کا مال و متاع جبراً حاصل کیا جائے۔

(۴) بڑا وہ ہے جو زیادہ مالدار ہے۔ اس لئے اس کے مال کو چھین کر اس کی بڑائی کو ختم کرکے اس کو مساوات کی سلک میں پرو دیا جائے۔

(۵) مساوات کے یہ معنے نہیں کہ سب کے مالی ذرائع برابر ہوں۔

(۶) یہ نظام دوستوں اور رشتہ داروں کے درمیان محبت کی بجائے نفرت اور انتقام کے جذبات پیدا کرتا ہے۔

پس جو نظام ان اصول کا حامل ہو۔ وہ دنیا میں کس طرح امن پھیلا سکتا ہے۔

اسلامی معاشی نظام

اشتراکیت کے معاشی نظام اور اصول کے مقابلہ میں اسلام نے بھی ایک نظام اور کچھ اصول دنیا کے سامنے رکھے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ کیا یہ اصول دنیا میں حقیقی محبت صحیح اخوت سچی مساوات پیدا کرنے والے ہیں۔ یا اشتراکیت کے اصول۔ اشتراکیت کا سب سے بڑا اصل یہ ہے کہ کسی کی ذاتی اور انفرادی ملکیت کو تسلیم نہ کیا جائے۔ بخلاف اس کے اسلام ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون۔ یعنی اس مال و دولت کو چھوڑ دو۔ جو تم اپنے ہاتھ سے کماتے ہو۔ یا محنت و مشقت سے تیار کرتے ہو۔ ہم نے تو نوع انسانی کو اس چیز کا بھی مالک بنا دیا ہے۔ جس کو ہم محض اپنے دست قدرت سے تیار کرتے ہیں۔ یعنی چوپائے وغیرہ۔

پس اسلام تو ایسی چیزوں کی ملکیت بھی تسلیم کرتا ہے۔ جن کے بنانے میں انسانی ہاتھ کا کچھ بھی دخل نہیں ہے۔ پھر روپیہ پیسہ غلہ کھیتی جس میں کچھ حصہ انسانی محنت کا بھی ہے اس کی ملکیت تو بدرجہ اولیٰ مانتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن مرد تو مرد رہے۔ اسلام تو عورتوں کی ملکیت کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ اشتراکیت اپنی چیز کا دوسرے کو مالک بنانے کی اجازت نہیں دیتی۔ حالانکہ یہی ایک طریق ہے۔ جس کے ذریعہ افراد میں محبت بڑھتی ہے۔ قوموں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ دوستی کے تعلقات کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ لیکن اشتراکی نظام یہ کہتا ہے۔ کہ جہاں تک ہو سکے چھین لو سرمایہ داروں سے اور قبضہ کر لو ان کی املاک پر بخلاف اس کے اسلام کہتا ہے۔ وآت ذی القربیٰ حقہ والمسکین وابن السبیل ولا تبذر تبذیرا۔ کہ اپنے قرابت والوں کا بھی حق ادا کرو۔ یتیمی و مساکین کا بھی خیال رکھو۔ مسافر جو کہ سفر کی وجہ سے کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ اگرچہ اپنے گھر میں وہ کیسا ہی امیر ہو پھر بھی وہ غریب الوطن ہے۔ اس لئے اس کا بھی حق ادا کرو۔ لیکن ساتھ ساتھ اپنا بھی خیال رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو۔ ان کو دیدو اور تمہارے اپنے بچے بھوکے مریں۔ اور پھر تم تہیدست ہو کر دوسروں کا سہارا تلاش کرو۔ پس یہی حقیقی مساوات ہے۔ یہی وہ اصل ہے۔ جس سے کہ ہم دوسروں کو رام کر سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسلام تو اس بات کا بھی خیال رکھتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی کمزوری کی وجہ سے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھلا بیٹھا ہے۔ بیٹا اپنے بوڑھے ماں باپ کی ان قربانیوں کو جو اس نے اس کی پرورش میں کی تھیں نظر انداز کر چکا ہے۔ تو اس نے ایسے قواعد بنا دیئے ہیں۔ جن سے اس کی وفات کے بعد اس کی کمائی سے اس کے والدین اور قریبی رشتہ داروں کو مقررہ حصہ دلایا جاتا ہے۔ اور اگر بیٹا سعید ہے۔ اور اپنے والدین اور دیگر رشتہ داروں کی عزت و آبرو کو ملحوظ رکھنے والا ہے۔ تو اسلام اس کی یاد دہانی کے لئے کہتا ہے۔ قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتمیٰ۔ پس اسلام ہمیں ایسی تعلیم دیتا ہے۔ جس پر عمل کرکے ایک رشتہ دار اپنے رشتہ دار کی ایک دوست اپنے دوست کی۔ ایک امیر غرباء اور مساکین کی اور غریب الوطن مسافر کی امداد کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کونسا نظام ہو سکتا ہے جو دنیا میں صلح اور امن کو قائم کرے۔ اور لوگوں کے دلوں سے نفرت اور انتقام کے جذبات کو ٹھنڈا کرکے سب کو اخوت اور اتحاد کی سلک میں منسلک کرے۔

اسلام اور مساوات

کمیونزم اور اشتراکیت تو یہ سکھاتی ہے۔ کہ مالداروں سے مال لوٹ لو۔ کیونکہ صاحب مال اور تمہارے درمیان فرق ہے۔ وہ بڑا ہے تم چھوٹے ہو۔ اس لئے مساوات پیدا کرنے کے لئے اس کے مال چھین لو۔ اور آپس میں تقسیم کر لو۔ تاکہ تم سب مساوی ہو جاؤ۔ بخلاف اس کے اسلام ہمیں یہ کہتا ہے۔ کہ مالدار ہونا کوئی بڑائی کی بات نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے سب نسلِ آدم کو باپ کے نطفے سے اور ماں کے پیٹ سے پیدا کیا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور مساوات کیا ہو سکتی ہے۔ اگر تم کسی [illegible] کی تلاش میں ہو۔ جس کی وجہ سے تم اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور بندوں کی نگاہ میں معزز بننا چاہو اور باوجود اس کے مساوات بھی قائم رہے۔ تو وہ تقویٰ ہے جو تمہیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثیٰ و جعلنکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ پس جب اس نے یہ بتا دیا۔ کہ مال و دولت کی زیادتی کوئی بڑائی کی بات نہیں۔ تو وہ اس بات کی بھی تلقین کرتا ہے۔ کہ تم دنیا میں مالداروں کے مال اور جاگیرداروں کی جاگیریں دیکھ کر حسد کی آگ میں مت جلو۔ بلکہ حقیقی بڑائی پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور اس کے لئے جد و جہد کرو۔ جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت میں عزت حاصل کرو۔ اور کامیاب و بامراد ہو جاؤ۔ اسی طرح اسلام ہمیں مساوات کا سبق اس طرح نہیں دیتا کہ سرمایہ داروں کا مال چھین کر آپس میں بانٹ لو۔ بلکہ وہ ہمیں کہتا ہے۔ کہ اگر تم حقیقی مساوات پیدا کرنا چاہتے ہو۔ تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے لائے ہوئے قوانین۔ اس کے قائم کردہ مذہب اسلام کے بتائے ہوئے اصول کی اجتماعی صورت میں پابندی کرو۔ اور آپس میں تفرقہ اور نفاق سے بچو۔ کیونکہ صحیح مذہب ہی ایک ایسی نعمت ہے جو پراگندہ دلوں کو اکٹھا کرتا ہے۔ اور آپس کی دشمنی اور تعصب کو مٹا کر سب کو بھائی بھائی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اسلام سے قبل قبائل عرب صدیوں سے ایک دوسرے سے برسرپیکار تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی چھڑ جاتی۔ جو سالہا سال تک جاری رہتی۔ لیکن اسلام نے آکر ان کے دلوں سے تعصب اور عداوت کا زنگ دھو کر ایک آواز اور ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ بخلاف اس کے کمیونزم مذہب کا دشمن اور خدا تعالیٰ کے وجود کا منکر ہے۔ چنانچہ لینن خدا تعالیٰ کے تصور کی ابتدا کی وجہ یوں بیان کرتا ہے۔ "سرمایہ داری کی غیر مرئی قوتوں نے ذہن انسانی میں ایک ڈر کی شکل پیدا کر دی ہے۔ جس سے ایک حاکم اعلیٰ کی تخیل کی بنیاد پڑی۔ جسے خدا کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ سو جبتک خدا کا تخیل ذہن سے فنا نہ کر دیا جائے۔ یہ لعنت کسی طرح سے دور نہیں ہو سکتی۔" اس طرح لینن مارکس کے حوالہ سے اپنے ایک مقالہ مطبوعہ لیبر منتھلی دسمبر ۱۹۲۶ء میں مذہب کے متعلق یوں لکھتا ہے۔ "مذہب لوگوں کے لئے افیون ہے۔ اسی لئے نظریہ مارکس کی رو سے دنیا کے تمام مذاہب اور کلیسیا سرمایہ داری کے آلہ کار ہیں۔ جن کی توسط سے مزدور جماعت کے حقوق کو پامال کیا جاتا ہے۔ اور انہیں فریب دیا جاتا ہے۔ لہذا الفس مذہب کے خلاف جنگ کرنا ہر اشتراکی کے لئے ضروری ہے۔ تاکہ دنیا سے مذہب اور خدا کا وجود ہی مٹ جائے۔"

پس جس نظام کا مذہب اور خدا کے متعلق یہ نظریہ ہو اور مساوات کے لئے ہر قسم کے ظلم و استبداد کو روا رکھتا ہو۔ اور بجائے صلح و امن کے دنیا کے لئے یہ پیغام لایا ہو۔ کہ "مزدوروں کی آزادی تشدد آمیز انقلاب اور موجودہ نظام حکومت کی مشینری کی مکمل تخریب کے بغیر ممکن نہیں۔"

"انقلاب ایک ایسا عمل ہے۔ جس کی رو سے آبادی کا ایک حصہ دوسرے حصہ پر اپنا اختیار و ارادہ قوت و استعلا توپ شمشیر گولیوں کی بوچھاڑ اور آتش گیر گولوں کے دھماکوں سے زبردستی مسلط کر دیتا ہے۔" ایسے نظام سے یہ کب امید ہو سکتی ہے۔ کہ وہ دنیا میں صلح و امن قائم کریگا۔

(خاکسار محمد احمد ثاقب واقف زندگی)

امن وانصاف قائم کرنیوالا عالمگیر مذہب ویدک دھرم یا اسلام

(۱)

ہر منصف مزاج انسان بغیر کسی عذر کے یہ تسلیم کرے گا کہ توحید خالص اور امن وانصاف کی تعلیم دینا اس مذہب کا فرض اولین ہے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عالمگیر مذہب ہو۔ اور وہ کتاب جو اپنے مذہب کو پیش کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ شرک کی پوری طرح تردید کرتی ہوئی اللہ تعالےٰ کی صفات کاملہ اور اسماء الٰہیہ کا اعلےٰ طور سے ذکر کرے۔ نیز وہ ظلم بے حیائی وغیرہ بدامنی پھیلانے والے برے کاموں کی مذمت کر کے دنیا کو رحم انصاف تہذیب اور شرم وحیا کی تعلیم دے۔ یہ باتیں ویدوں میں پائی جاتی ہیں یا قرآن کریم میں۔ اس بارے میں ہم اختصار سے عرض کرتے ہیں۔

وید اور توحید خالص

موجودہ ویدوں میں توحید خالص قطعاً نہیں۔ بلکہ جن جن ناموں کی عبادت و پرستش کا ان میں ذکر ہے وہ از روئے لغت آگ وغیرہ عناصر کے نام ہیں۔ مثلاً اگنی (آگ) وایو (ہوا) سوریہ (سورج) جل (پانی) آکاش (آسمان) پرتھوی (زمین) وغیرہ وغیرہ اور اس بات سے پنڈت دیانند صاحب کو بھی انکار نہیں۔ وہ خود ایک اپنشد کا حوالہ دے کر فرماتے ہیں

"ایسے حوالہ جات میں وراٹ (برہما) پرش (دھان) دِیُو (چمکنے والا) آکاش (آسمان) وایو (ہوا) اگنی (آگ) جل (پانی) بھومی (زمین) وغیرہ نام دنیوی چیزوں کے آتے ہیں۔" ستیارتھ سمولاس اول ص۵

پنڈت جی کو خود اقرار ہے کہ ویدوں میں جن ناموں کی پرستش وعبادت کا ذکر یا تعلیم دی گئی ہے وہ آگ پانی وغیرہ کے بھی نام ہیں۔ یعنی وہ نام محض خداوند تعالےٰ کے ہی نہیں۔ لہذا بقول پنڈت دیانند ویدوں میں توحید خالص نہیں۔ بلکہ شرک اور توحید دونو ملے جلے ہیں۔ اور پنڈت جی کے پیرو پنڈت منگل دیو شاستری ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج بنارس کا مضمون جس کا کچھ حصہ ۱۲ مارچ کے الفضل میں دے چکے ہیں۔ اس میں انہوں نے صاف لکھا ہے کہ ویدوں میں ایشور نہ نام موجود ہے۔ اور نہ ہی اس کی عبادت کا کہیں حکم ہے۔ بلکہ دیوتاؤں کے نام اور ان کی پوجا کا ذکر ہے۔ اس قسم کے دہریہ خیالات کے پر شرک منتر جتنے کے بعد بعض رشیوں نے برہم اور اپنشد یہ دو لفظ اپنے منتروں میں رکھے۔ مگر یہ بھی خدا کے نام نہیں یہی وجہ ہے کہ شری کرشن نے ان ویدوں کی مذمت کرتے ہوئے اپنے متبعین کو ان سے بچنے کی پر زور تاکید کی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ پنڈت منگل دیو صاحب کا کہنا بالکل صحیح ہے۔ شری کرشن نے گیتا میں ان ویدوں کے ماننے والوں کو کام آتمنہ اور پشچتا کہا ہے۔

(ادھیائے ۲ شلوک ۴۲)

اس کے معنے ہیں "خواہشات کے غلام اور جاہل۔ اور اس کی وجہ بھی شری کرشن نے وہی بیان کی ہے کہ یہ وید کہتے ہیں کہ "اس دنیا کے علاوہ اور کوئی (خدا) نہیں ہے" شلوک ۴۲۔

ایسے ہی شری کرشن اسی ادھیائے کے شلوک ۴۵ و ۴۶ میں فرماتے ہیں

"اے ارجن یہ وید تین (دہریت۔ شرک نفس پرستی کی تعلیم) صفات سے بھرے ہوئے ہیں۔ مگر تو ان تینوں باتوں سے بالکل علیحدہ ہو کر اس حیّ وقیوم ذات کا عاشق بن نیز دوسروں پر رحم کرنے والا اور حرص سے بالکل خالی ہو جا۔ اچھا بھرا ہوا تالاب مل جانے پر پانی کے ایک معمولی گڑھے کی جسقدر ضرورت باقی رہ جاتی ہے اتنی ہی ضرورت ان ویدوں کی کچھ جاننے والے برہمن کو ہے۔"

اور کرشن ثانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کرشن اول کی طرح فرمایا ہے۔

ناستک مت کے وید ہیں حامی
بس یہی مدعا ہے ویدوں کا

نتیجہ

بقول پنڈت دیانند صاحب ویدوں میں توحید خالص نہیں پائی جاتی۔ بقول پنڈت منگل دیو صاحب (آریہ سماجی) ویدوں میں توحید خالص چھوڑ خداوند عالم کا نام بھی موجود نہیں بلکہ دیوتاؤں کی عبادت کا ذکر ہے مگر خدا کی عبادت کا کہیں ذکر یا حکم نہیں۔ بقول حضرت کرشنؑ اول و ہادیٔ عالم حضرت کرشن ثانی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) یہ وید دہریت اور شرک سے پُر ہیں۔

اے میرے آریہ سماجی دوستو اب یہ بات آپ کو بھی تسلیم کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ کہ "ان ویدوں میں توحید خالص نہیں ہے" اور یہ یقینی بات ہے کہ جس کتاب میں توحید خالص نہ ہو وہ مکمل ہدایت نامہ یا عالمگیر مذہب کو پیش کرنے والی نہیں ہو سکتی۔ پس یہ وید نہ ہی مکمل ہدایت نامہ ہیں۔ اور نہ ہی یہ عالمگیر مذہب کو پیش کرنے والے ہیں۔ لہذا وید مکمل ہدایت نامہ نہیں اور ویدک دھرم عالمگیر مذہب نہیں۔

قرآن کریم اور توحید خالص

قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جس نے روئے زمین پر توحید خالص کو قائم کیا۔ اس کے توحید خالص کا بے نظیر خزانہ ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس کے نزول سے پہلے یہ وید دنیا میں موجود تھے۔ مگر ہندوستان میں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پوجا کی جاتی تھی۔ اور ان ویدوں کے ہوتے ہوئے عربوں کی حالت بھی نہایت ابتر ہو چکی بلکہ وہ جہالت وشراب خوری میں باقی ملکوں سے آگے ہی تھے۔ اور شرک بھی ان میں بجد تھا۔ وید یا کسی اور مذہبی کتاب کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ان عربوں کی حالت سدھارے مگر اس پاک کلام قرآن کریم نے اس فتنہ وفساد اور شرک کی عاشق قوم عربوں کو باخدا بلکہ خدا نما انسان بنا دیا۔ پھر اس قرآن کریم کی برکت تھی کہ اس سے عبادت گاہوں میں بھی لا الٰہ الا اللہ (بجز خدائے واحد کے کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں) کی صدائیں گونجیں اور آج بھی گونج رہی ہیں۔ قرآن کریم نے جگہ جگہ شرک کی پر زور تردید کر کے بار بار یہ فرمایا انما الٰھکم الٰہ واحد۔ اے انسانو تمہارا معبود ایک ہی خداوند عالم ہے۔ اسماء الٰہیہ اور صفات الٰہیہ کا ذکر قرآن کریم میں جگہ جگہ موجود ہے۔ خداوند عالم کا ذاتی نام قرآن کریم کی پہلی آیت میں "اللہ" موجود ہے۔ جو لغت عرب میں بجز اس ذات پاک کے اور کسی چیز پر نہیں بولا جاتا۔ اور لغت کی رو سے یہ نام یا علامت ہے اس ذات کی جو کہ جامع جمیع صفات کاملہ ہے۔

پس قرآن کریم نے توحید خالص کو قائم کیا۔ اور توحید خالص کو قائم کرنے والی کتاب مکمل ہدایت نامہ اور عالمگیر مذہب کو پیش کرنے والی ہے۔

خاکسار۔ ناصر الدین عبد اللہ جٹ ۔۔۔ [illegible]

اعلان معافی

چوہدری صالح محمد صاحب سیال دیہہ [illegible] سندھ کو اس وجہ سے کہ محمد آباد اسٹیٹ سندھ کے بعض مزارعین بغیر اجازت وہ دعوتی قرضہ ان کے پاس چلے گئے۔ اور اس کی [illegible] مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ اب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے کہ انہوں نے غلطی کی بہت کچھ اصلاح کر دی ہے اور باقی کی اصلاح کا وعدہ کیا ہے۔ ان کو معاف فرما دیا ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

میٹرک پاس واقفین کے لئے اعلان

اس سال جو واقفین زندگی میٹرک کے امتحان میں پاس ہو جائیں وہ نتیجہ نکلنے کے بعد فوراً دفتر تحریک جدید میں بجائے دفتر ہو تشریف لے آئیں۔ تاان کے لئے آئندہ کا پروگرام تجویز کیا جائے۔ نتیجہ نکلنے سے پیشتر سب دوست اپنے آئندہ کے پروگرام کے متعلق بھی اطلاع دیں کہ آیا مزید تعلیم کا ارادہ ہے یا نہیں۔ نیز یہ کہ کس کالج میں۔ یا یہ کہ مزید تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں ہے۔ یا پہلے طور پر ملازمت کا ارادہ ہے۔ جو صورت بھی ان کے مدنظر ہو اس سے اطلاع دیں۔ وکیل دیوان تحریک جدید

خدّام احمدیت کا نصب العین

دنیا میں ہر دانشمند انسان کشمکش حیات میں مقتضیات زمانہ کے مطابق اپنے مذاق سلیم کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی نہ کوئی نصب العین پیش نظر رکھتا ہے، اور اپنی عملی زندگی میں اس عزم اور ارادہ کے ساتھ قدم زن ہوتا ہے کہ تمام تر مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے اس گوہر مقصود کو حاصل کرے جس کے لئے وہ کمربستہ ہوا ہے

شائستہ ممالک میں والدین اپنے بچوں کے رجحان اور دلچسپی کو کسی خاص علم و فن کیطرف دیکھکر انہیں لگا دیتے ہیں۔ یا خود بچے ہوش سنبھالتے ہی اپنی طبیعت کی رفتار کے مطابق اپنی زندگی کا ایک نہ ایک نصب العین قرار دے لیتے ہیں۔ اور اس کے حصول کیلئے اسوقت تک سرگردان رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ لیلائے مقصود سے ہمکنار نہ ہولیں۔

پس دنیا میں اگر کامیاب، خوشیوں کے معمور، اور پاکیزہ زندگی بسر کرنا مطلوب ہو تو اپنی زندگی کا ایک نصب العین معین کرکے اور اسے اپنی تمام تر امیدوں اور تمناؤں کا محور قرار دیکر پختہ عزم کے ساتھ اس کے حصول کیلئے مسلسل اور آہنی جد و جہد کرنی چاہیئے تا وقتیکہ گوہر مقصود حاصل ہو جائے۔ مختلف مقاصد کو پیش نظر رکھ کر انکو حاصل کرنے کی سعی کرنا۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی اعلیٰ قوتوں کو برباد کرنا ہے کیونکہ جسقدر جو چیز پھیلتی ہے۔ اسی قدر اس کی قوت میں ضعف آجاتا ہے ایک اور صرف ایک مقصد کا معین کرنا اور غیر متزلزل ارادے کے ساتھ انتھک کوشش کرنا کامیابی کا بڑا راز ہے۔

پھر یہ ایک عالمگیر حقیقت ہے کہ زمانے کا ہر دور اپنی مخصوص اہمیتوں کے مدنظر قوم کے نوجوانوں پر ایک زبردست ذمہ داری یہ عاید کرتا ہے کہ وہ ان علوم کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ جنکا حاصل کرنا رفتار زمانہ کے مناسب حال نیز قوم و ملک کیلئے زیادہ مفید ہو سکتا ہے یہ دور جسمیں سے ہم گذر رہے ہیں اس لحاظ سے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ہمیں اپنا ایک برگزیدہ بھیجا۔

اور پھر ہمیں از راہ بندہ نوازی اس کے قبول کرنے کی توفیق بخشی باعث صد مسرت ہے لیکن ساتھ ہی اس نے ہم پر ایک عظیم الشان ذمہ داری بھی ڈالدی ہے جس سے عہدہ برآ ہونا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے اور وہ فریضہ تبلیغ ہے

اسوقت اسلام پر ایک نازک وقت ہے دشمن اپنے ساز و سامان سے پیراستہ ہو کر اور طاغوتی کوششوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام اور احمدیت کو نیست و نابود کرنے اور اس کے نام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر تُلا ہوا ہے۔ ایسی حالت میں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں کو پاکیزہ رنگ میں ڈھالتے ہوئے احمدی فوج کے سپاہی بن جائیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارہا اپنے روح پرور کلمات کے ذریعہ اس اہم ترین فریضہ زندگی کی اہمیت اور وقف زندگی کی تلقین فرماتے ہوئے جماعت کے مخلصین میں ایثار و قربانی کی شمع روشن کی چنانچہ حضور فرماتے ہیں

"سچا اسلام یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تا وہ حیات طیبہ کا وارث ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ اس اللہی وقف کیطرف ایما کر کے فرماتا ہے مَن اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون اس جگہ اسلم وجھہ للہ کے معنی یہی ہیں کہ نیک نیتی اور خلوص کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کیلئے وقف کر دے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے" (ملفوظات)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے وقف زندگی کو انسان کی دینی و دنیوی ترقیات نیز تمام تر خوف و حزن اور تفکرات سے نجات دلانے کا بہترین ذریعہ قرار دیتے ہوئے جماعت کے سرفروش خدام کو فرمایا۔

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے۔ بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فلہ اجرہ عند ربہ ولا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ اس للہی وقف کو اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہم و غم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے" (ملفوظات)

پس دنیا و آخرت میں فلاح و بہبودی حاصل کرنے کا اس وقت صرف اور صرف ایک ہی طریق ہے۔ کہ نوجوان واقفین کی فوج میں شامل ہو جائیں۔ جنہوں نے تمام دنیوی علائق سے بے نیاز ہو کر صرف تبلیغ اسلام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ کیونکہ یہ وہ آواز ہے جو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے مبارک منہ سے نکلی۔ اور جو یقیناً تمام دنیا پر غالب ہو کر رہے گی۔ اور اقطاع عالم سے سعادتمند فطرتوں کو اپنی مقناطیسی جذب سے کھینچ کر احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دیگی۔ ہمارا نصب العین اور مقصود یہ صرف یہ ہے۔ کہ ہم اپنے تمام پیرو گراموں۔ ہر قسم کی ذاتی سکیموں کو بالائے طاق رکھ کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور اپنے حقیر وجودوں کو پیش کر دیں۔ کیونکہ یہ مبارک دن کبھی کبھی آیا کرتے ہیں۔ آج کل حضور کا قریباً ہر خطبہ اس سوز اور درد سے لبریز ہوتا ہے۔ کہ صرف تبلیغ ہی ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسمانی بادشاہت دنیا میں قائم ہو سکتی ہے۔ اور یہی ہمارا فرض منصبی ہے

چنانچہ حضور ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔

"یہ وقت ہے۔ کہ جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کامیابی و کامرانی کو حاصل کر سکتے ہیں جو اس زمانہ میں احمدیت کے لئے مقدر ہے"

پھر فرمایا "یہ کام کا وقت ہے۔ باتیں بنانے کا وقت نہیں۔ خدا تعالیٰ تمہارے دلوں پر نگاہ کئے بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ تم جانتے نہیں تمہیں کس کی آواز بلا رہی ہے۔ میری نہیں کسی اور انسان کی نہیں۔ کسی اور بشر کی نہیں بلکہ عرش پر بیٹھے ہوئے خدا نے ایک آواز بلند کی ہے۔ تمہیں پیدا کرنیوالا رب تمہیں اپنے دین کے لئے قربانی کرنے کیلئے بلاتا ہے۔"

ان ارشادات کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آسمانی مائدہ کے حصول کے لئے سر توڑ کوشش کریں۔ اور اسلام و احمدیت کی اشاعت کو اپنا نصب العین قرار دیں لیں چاہیئے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر ہر وہ نوجوان جو تعلیمی لحاظ سے حضور کی شرائط کے مطابق ہو۔ لبیک یا امیر المومنین کہہ کر وقف کی سعادت حاصل کرے تاہم اس نگار ازلی کی سچی عبودیت حاصل کریں اور پھر پورے عجز و نیاز اور سوز و گداز سے اپنی جبین کو اس کی بارگاہ عالی میں رکھ کر اور اس کی محبت میں سرشار ہو کر جھکائیں۔ تا ہمارا آقا ہماری کسل و ماندگی کی جانگداز کیفیات کو دور فرماتے ہوئے اپنے فضل و رحم، محبت و شفقت اور مہربانی و تلطف کو نوازے اور ہمیں تبلیغ احمدیت کو سچے عشق اور حقیقی ولولہ سے سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔ تاہم ان سعادتمند فطرتوں اور بلبلاتی ہوئی روحوں کو اس چشمہ فیض سے سیراب کریں۔ اور وہ پودے جو باد سموم کے تیز و تند جھونکوں اور جھلس دینے والی ہواؤں سے بالکل پژمردہ ہو گئے ہیں۔ دریائے معرفت سے ان کی آبیاشی کریں۔ اور جان لیں۔ کہ ہماری زندگی کا بہترین مقصد اور نصب العین یہی ہے۔ کہ محبوب حقیقی کی خوشنودی اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے حکم کی تعمیل میں جس قدر تکالیف کا سامنا ہو جتنی مصائب و آلام کا تختہ مشق بننا پڑے۔ ان تمام کو ہمارے آقا کی رضاجوئی کے خیال سے ذرا وقعت نہ دیں۔ اور اپنے مقصد کو فرخندہ و شادماں بجا لانے کا اعزاز حاصل کریں۔ تا بطبق آیت "ان تنصروا اللہ ینصرکم" خدا خود اپنے فضل سے ہمیں نوازنے ہماری ہر آواز کا جواب دے۔ اور ہماری زندگی اس ظلمت کے دور میں ایسی پاکیزہ گذرے۔ کہ استقلال و اولوالعزمی ہمارا شعار رہو۔ عالی ہمت ہوں خودداری و خود اعتمادی مابہ الامتیاز ہوں۔ اور عزت و جرأت ہمارا زیور ہو اور یہ سبق ہر وقت پیش نظر رکھیں۔ کہ ہم آپ ہی اپنی زندگی کو بگاڑنے والے ہیں۔ اگر ہم ان صفات سے اپنے آپ کو متصف کر لیں گے۔ تو یقیناً ہماری زندگی تاریخ کا زریں ورق ہوگی۔

خاکسار ملک نذیر احمد ریاض طبیب انچارج "علاج گھر" تحریک جدید قادیان۔

دیسی طب کو بے اثر قرار دینے والوں کیلئے چیلنج

دنیائے طب کے نوادر جو اصحاب یونانی اور دیسی طب کے متعلق حسن ظن نہیں رکھتے۔ اس کی صرف ایک وجہ ہے کہ اس زمانہ میں جو مفردات استعمال کئے جاتے ہیں۔ وہ تازہ خالص اور اعلیٰ نہیں ہوتے۔ طبیہ عجائب گھر قادیان خالص عمدہ اور صاف ستھرے مفردات سے مرکبات تیار کرنے کا واحد مرکز ہے۔ یہاں بیش بہا جواہرات دوائیہ اور نہایت اعلیٰ درجہ کی خالص کستوری۔ زعفران ایرانی سے لیکر معمولی مفردات مثلاً بنفشہ اسبغول الائچی تک ہر چیز عمدگی اور نفاست کے لحاظ سے لاثانی ہے۔ جو مرکبات ایسے مفردات سے تیار ہوں۔ ان کے مفید زود اثر اور بہترین ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ **ہمارے مرکبات کا استعمال آپکو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطہ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دیگا۔**

مرکبات کی مختصر فہرست یہ ہے۔

دنیائے طب کے نوادر | سونے کی گولیاں رجسٹرڈ:۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں۔ ایک روپے کی پانچ گولیاں

حب جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں رجسٹرڈ:۔ مقوی دل و دماغ معین حمل و محافظ شباب ایک روپے کی چار گولیاں

زود جام عشق:۔ مقوی اور پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر دوا ہے ایک روپے کی پانچ گولیاں

اکسیر ذیابیطس:۔ شکر کو روکتی جسم کو تقویت دیتی ہے اور پیشاب کو اصلی حالت پر لاتی ہے خوراک ایک رتی۔ [illegible]

اکسیر دمہ:۔ دمہ کا حکمی علاج ہے۔ اسکی نسوار دینے سے دمہ کے بے ہوش مریض کی بیہوشی فوراً دور ہو جاتی ہے۔ خوراک ایک رتی قیمت پانچ روپے تولہ

مرکب افسنتین:۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ مقوی معدہ۔ دل و دماغ اور جگر ہے۔ مراق کے لئے نہایت مفید ہے۔ ایک روپے کی ۲۵ گولیاں

اکسیر بواسیر:۔ بواسیر کا حکمی علاج ہے نہایت مفید اور بار بار کی تجربہ شدہ اکسیر ہے۔ دو روپے کی ۲۴ گولیاں

حب ایارج فیقرا:۔ امراض سر کی تمام امراض کیلئے مفید ہیں۔ قبض کشائی کرتی ہیں مشین سے بنی ہوئی گولیاں ڈیڑھ روپیہ فی تولہ۔

اکسیر اٹھرا:۔ جو عورتیں اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے چھوٹی عمر میں بچے مرجاتے ہوں ان کے لئے نہایت اکسیر دوا ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کے خالص اور عمدہ بیش قیمت اجزاء سے تیار شدہ ہے۔ ساٹھ روپے تولہ والی اعلیٰ درجہ کی کستوری اور آٹھ روپے فی تولہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ایرانی زعفران اور دیگر عمدہ اور خالص اجزاء کا زود اثر مرکب ہے گولیاں مشین سے بنائی گئی ہیں۔

گیارہ تولہ کا مکمل کورس بیس روپے نصف کورس ساڑھے پانچ تولہ دس روپے۔ اس قدر اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر کہیں سے نہ ملیں گی۔

اولاد نرینہ کی شرطیہ دوائی:۔ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لئے یہ نہایت بیش قیمت اعلیٰ درجہ کا زود اثر مرکب تیار کیا گیا ہے۔

اشتہاری تلخ تجربہ اٹھائے ہوئے اصحاب کے یقین کے لئے یہ دوائی اس معاہدہ کے ساتھ دی جاتی ہے۔ کہ لڑکی پیدا ہونے پر قیمت واپس کر دی جائے گی۔

طبیہ عجائب گھر (رجسٹرڈ)

قادیان دارالامان

باجازت نظارت امور عامہ

قادیان میں باموقع سکنی اراضیات

اب جبکہ عمارت کے سامان دستیاب ہونے میں سہولتیں پیدا ہو رہی ہیں احباب جماعت طبعی خواہش محسوس کرتے ہونگے۔ کہ وہ قادیان میں مکان بنائیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ہمارے پاس نہایت باموقع سکنی زمینیں موجود ہیں۔ جو ان کو موجود مناسب نرخ پر مل سکینگی اس کے لئے خواہشمند احباب مجھے ملیں۔ یا میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ نیز جو احباب قادیان میں سکنی زمینیں فروخت بھی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی مجھ سے ملیں۔ جس کی ان کو انشاء اللہ مناسب قیمت ادا کی جائے گی۔ اور تمام لین دین باقاعدہ کاغذ پر نظارت امور عامہ کی اجازت سے ہوگا۔ امید ہے ضرورتمند احباب فوری توجہ فرمائیں گے۔

خاکسار:۔ **مرزا منور احمد مینیجنگ ڈائرکٹر لینڈ ٹرانزیکشن کمپنی** قادیان

بیت الحمد دارالانوار قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مقررہ فارم پر جو بہ قیمت ایک آنہ پر این ڈبلیو آر کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے مل سکتا ہے۔ بطور کمرشل گروپ سٹوڈنٹس۔ والٹن ٹریننگ لاہور چھاونی میں داخلہ کیلئے امیدواروں کی طرف سے ۱۵/۶/۴۶ تک درخواستیں مطلوب ہیں۔ کل ۱۰۵ عارضی اسامیاں ہیں۔ جن میں سے ۲۵+۶۰ مسلمانوں کیلئے مخصوص ہیں ۹+۱ اینگلو انڈین یا سیلون اور ہندوستانی عیسائیوں کیلئے اور ۵+۱ شیڈولڈ اقوام کیلئے اگر مخصوص کوٹا کو پورا کرنے کیلئے مسلمانوں و شیڈولڈ اقوام کے امیدواروں کی تعداد میسر آ سکی تو باقی ماندہ اسامیاں غیر مخصوص قرار دی جائینگی۔ تنخواہ۔ دوران ٹریننگ میں اٹھارہ روپیہ ماہوار ہوگی۔ اور تکمیل ٹریننگ کے بعد اگر ملازمت میں رکھا گیا تو عارضی طور پر چالیس روپیہ ماہوار ۶۰-۲-۵۰-۲½-۳۰ کے سکیل میں جو گرانی کے الاونس اور دیگر الاونسوں کے جو از روئے قواعد مل سکتے ہیں۔

قابلیت۔ میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن (اگر نتیجہ ڈویژنوں میں نکلتا ہو) جونیئر کیمبرج یا اسکے مساوی کوئی امتحان پاس ہو عمر ۱/۶/۴۶ کو اٹھارہ اور اکیس سال کے درمیان اور ۲۴ سال تک شیڈولڈ اقوام کے امیدواروں کے لئے۔

تفاصیل کیلئے لفافہ جس پر ٹکٹ چسپاں ہو اور ایڈریس لکھا ہو سیکرٹری کو لکھئے

حب جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ جہریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

مایوس بیماروں کیلئے خوشخبری

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مرض کی دوا ہے پس چاہئے کہ جو لوگ کسی تکلیف یا بیماری میں ہوں اس کا علاج کریں اور خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس بیماری کی صحیح اور درست علاج تلاش کرنا چاہئے بیماروں کے لئے مندرجہ ذیل ادویہ مل سکتی ہیں۔ اگر کوئی صاحب ضرورت ہو تو فوراً منگوا کر ضرور فائدہ اٹھائیں۔

دوا	قیمت	دوا	قیمت
دوائے بجرہ	۱۰/	دوائے موتیا سفید	۱۱/۴
دوائے [illegible]	-/۱۲/۱	دوائے قبض	-۱/۵
دوائے [illegible]	-/۹/۱	دوائے نکوریا	۲/۸
دوائے [illegible]	۲/۱۵	دوائے کالی کھانسی	[illegible]
دوائے سل	۱/۱۲	دوائے ترائی	۲/۱
دوائے [illegible]	-/۲/۵	دوائے ضعف خاص	۲/۱۲
دوائے [illegible]	۲/۶	دوائے بواسیر خونی	۱/۱۲
دوائے کثرت حیض	-/۲/۸	دوائے نکرہ	-/۱/۱۰
دوائے [illegible]	۱/۸/۱	دوائے کمی خون	۲/۹
دوائے [illegible]	۲/۱۲	دوائے بندش حیض	۲/۵
دوائے [illegible]	۲/-	دوائے ذیابیطس	۳/۸
دوائے [illegible]	۵/۵	دوائے سوزش	
دوائے [illegible]	۳/۵	پیشاب	-۲/۱۰

نوٹ: ترکیب استعمال ہمراہ دوا ارسال ہوگا

[illegible] اینڈ کمپنی بھیرہ (پنجاب)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

اکسیر ذیابیطس اگر آپ کو دم بدم پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہیں۔ تمام دنیا کے حکیم ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں اسکو استعمال کیجئے۔ قطعی اثر سے ذیابیطس کو رفع کر دے گی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے تجربہ خود شاہد ہو جائیگا۔ قیمت چار روپے علاوہ محصول۔ نوٹ: میں خدا کو حاضر ناظر جان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا نہایت مجرب ہے میرا پیشہ خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے۔ عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں ہے

پتہ: مولوی حکیم ثابت علی منیجر بان محمود نگر لکھنؤ

هو الشافی

درد دندان کی انمول دوا۔ دانتوں کے درد کیلئے

رُلا آئے اور ہنستا جائے

جو اصحاب دانتوں کی شدید درد میں مبتلا ہوں اور کافی دیر تک علاج کرانے کے باوجود آرام کی صورت نہ نظر آتی ہو۔ تو مقامی اصحاب کم از کم پانچ روز تک ہمارے پاس بطور آزمائش تشریف لا کر تسلی فرما سکتے ہیں۔ بعد میں ایک شیشی جس کی قیمت دو روپے ہے خرید کر خود استعمال کر سکتے۔ اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں بیرونی اصحاب خرچ پیکنگ و ڈاک کے ذمہ دار ہوں گے۔ پہلی ہی دفعہ لگانے سے فوراً درد جاتا رہتا ہے

حکیم عبدالرحیم دہلوی محلہ دارالفضل ریلوے روڈ متصل آرہ مشین مستری محمد ابراہیم قادیان

حب اطہرا زچہ

جو مستورات اسقاط کے مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں ان کے لئے حب اطہر زچہ بوجہ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اطہر زچہ کے استعمال سے بچے تندرست خوبصورت تندرست اور امراض کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اولاد کے خواہشمندوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ قیمت فی تولہ [illegible] مکمل خوراک گیارہ تولے ایکدم منگوانے پر [illegible]

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ نظام صحت یاد۔ معین اقادین

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ کیا احمدیت کا اظہار کرنا ضروری ہے؟ ۲۔ غیر احمدی امام کے پیچھے نماز کیوں جائز نہیں؟ ۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں اور ایک نیا فرقہ قائم کریں؟ ۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اپنی نجات کے لئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں؟ ۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی؟

جواب: منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ قادیان بانی سلسلہ احمدیہ اسکے علاوہ خاکسار کا مضمون و چیلنج بھی شامل ہے۔ پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا۔ دوسرا ایڈیشن مزید اضافے کیساتھ شائع کیا گیا ہے۔ قیمت وہی ایک پیسہ کے آٹھ معہ محصولڈاک۔ **عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن**

ٹھنڈک (رجسٹرڈ)

ٹھنڈک (مقوی مفرح): دل کی حرکات کو منظم اور تھکے ماندے دل اور دماغ کو قوی بناتی ہے۔ یہ وہ تریاقی جوہر ہے جس کے استعمال سے مشام جان تازہ ہو جاتی ہے۔ دل میں مسرت اور طبیعت میں بشاشت محسوس ہونے لگتی ہے دل کی تمام امراض ضعف دل۔ دھڑکن غشی دیگر امراض موسم گرما مثلاً خفقان ذیلوتی پیاس۔ گھبراہٹ۔ نقاہت۔ سر چکرانا جگر و مثانہ کی گرمی۔ قے اسہال اور بخار وغیرہ کیلئے ایک سریع الاثر عجیب و غریب مرکب ہے۔ نیز ہر قسم کے جریان خون مثلاً نکسیر نفث الدم۔ قے الدم دیگر امراض دمویہ سے محفوظ رکھتی ہے۔ اگر آپ موسم گرما کی تمام امراض سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ تو قبلہ جناب رئیس الاطباء حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ کی چالیس سالہ آزمودہ "ٹھنڈک" استعمال کریں۔ یہ دوا ایام گرمی میں انشاءاللہ آپ کی صحت کی ضامن ثابت ہوگی قیمت ۲۰ روزہ خوراک ۲ روپے ۱۲ آنے علاوہ محصولڈاک

منیجر دواخانہ مرہم عیسیٰ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں۔

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر جسم پر خارش دل کی دھڑکن یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے بانجھپن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ: عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک

المشتہر: **ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب**

اعلان نکاح

(۱) خانصاحب ڈاکٹر مطلوب خانصاحب کی دختر حمیدہ بیگم صاحبہ ساکن نادون کا نکاح ڈاکٹر کیپٹن محمد محسن خانصاحب سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر سوجانپور ضلع کانگڑہ میں مورخہ ۲۶/۴ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب نے خود پڑھایا احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

۲۔ محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر دھرم سالہ ضلع کانگڑہ کی دختر امۃ العتیق صاحبہ کا نکاح مسمی سید محمود احمد صاحب مغلپورہ لاہور سے بعوض مبلغ ایکہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۲۵/۴ مولانا مولوی محمد شریف احمد صاحب امینی مولوی فاضل نے مسجد فضل قادیان میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس رشتہ کو بابرکت فرماوے۔ مرزا محمد حیات کاتب قادیان ۴۶-۴-۳۰

آٹھ سال بعد تبلیغی جہاد سے ایک مجاہد بھائی کی تشریف آوری

آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے آگے بڑھ کر اپنے خادم (مولوی محمد صادق صاحب) کو خوشی اور محبت سے سینہ کے ساتھ لگا لیا

سٹیشن پر بہت بڑے ہجوم نے استقبال کیا

آٹھ برس اور پانچ ہفتوں کے بعد مجاہد اسلام جناب مولوی محمد صادق صاحب سماٹرا سے قادیان واپس تشریف لائے ہیں۔ اتنے لمبے عرصہ تک غریب الوطنی کی زندگی بے سروسامانی کے عالم اور جنگ کے خوفناک ایام میں ایک ہمت آزما کارنامہ ہے۔ اور جب گذشتہ جنگ کی ہولناکیوں کو مدنظر رکھا جائے تو یہ کارنامہ غیر معمولی عزم و اخلاص پر مشتمل نظر آتا ہے۔ جزی اللہ المجاھدین خیر جزاء

جناب مولوی صاحب کی آمد کل مورخہ ۲۸ شہادت کو ۵ بجے متوقع تھی۔ ایک انبوہ مخلصین کا جو بزرگان سلسلہ اور نوجوانوں پر مشتمل تھا سٹیشن پر اپنے مجاہد بھائی کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ گاڑی آنے پر معلوم ہوا۔ کہ کلکتہ سے آنے والی گاڑی کے لیٹ ہو جانے کے باعث مولوی صاحب اس گاڑی پر نہیں آ سکے۔ احباب اس خیال سے لوٹے کہ رات کی گاڑی سے جناب مولوی صاحب ضرور تشریف لے آئیں گے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے گذشتہ شب مجلس علم و عرفان میں بھی تعجب کا اظہار فرمایا کہ مولوی صاحب کی طرف سے نہ کوئی اور اطلاع آئی ہے اور نہ وہ پہنچے۔ اس پر مجلس میں کلکتہ میل کے کئی کئی گھنٹے لیٹ ہو جانے کا تذکرہ بھی ہوتا رہا۔ آخر اس خیال سے کہ رات ۱۰ بجے کی گاڑی سے تو ضرور تشریف لے آئیں گے۔ پھر ایک بڑی جماعت احباب کی اسٹیشن پر پہنچ گئی۔ گاڑی آئی مگر جناب مولوی محمد صادق صاحب تشریف نہ لائے۔ اس گاڑی سے مولوی صاحب موصوف کے نسبتی برادر قاری محمد امین صاحب ہیڈ کلرک نظارت تعلیم و تربیت آئے اور انہوں نے بتایا کہ ۸ بجے کے قریب کلکتہ میل امرتسر پہنچی۔ وہاں کے احباب نے بالعموم اور مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب نے بالخصوص زور دے کر مولوی صاحب موصوف کو روک لیا ہے۔ اب وہ کل ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے آئیں گے۔ امرتسر سے تاریں تو دی گئی تھیں مگر قادیان بروقت نہ مل سکیں۔ احباب میں اس کا اعلان کر دیا گیا۔

آج دوپہر کی گاڑی سے جناب مولوی صاحب اپنے ہشت سالہ میدان جہاد سے کامیاب بخیریت وارد دارالامان ہوئے۔ احباب کا ایک بڑا گروہ خوش آمدید کہنے کے لئے اسٹیشن پر موجود تھا۔ جب گاڑی پلیٹ فارم پر آ کر رکی تو اتفاق کی بات ہے کہ مولوی صاحب کے ڈبہ کے سامنے خاکسار کھڑا تھا۔ اس لئے اپنے مجاہد بھائی سے ملنے کا حاضر الوقت احباب میں سے پہلے مجھے ہی موقعہ ملا۔ ہر شخص کی اپنی نگاہ ہوتی ہے اور آنے والے مجاہد کی اپنی کیفیات۔ مولوی صاحب محترم نے معانقہ کرنے کے بعد معاً رقت بھری آواز میں دریافت کیا کہ میرے آقا کہاں ہیں؟ میں نے کہا پہلے آپ احباب سے مصافحہ کر لیں پھر ابھی آپ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے پاس جائیں گے۔ مصافحہ شروع ہوا۔ اور کافی دیر تک یکے بعد دیگرے احباب شوق سے آگے بڑھ بڑھ کر مصافحہ اور معانقہ کرتے رہے۔ اس سے فارغ ہو کر جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظم مشنہائے بیرون ہند کی معیت میں مولوی صاحب موصوف تانگہ پر سوار ہو کر سوئے دار حبیب روانہ ہوئے کچھ گنجائش موجود تھی۔ مجھے اور قاری محمد امین صاحب کو بھی اسی میں سوار ہونے کا موقعہ مل گیا۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کو ہر طرف سے السلام علیکم کہہ رہے تھے۔ بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے گرمی میں اسٹیشن پر پہنچے ہوئے تھے۔

تانگہ سٹیشن سے روانہ ہوا۔ لیکن اس سے قبل سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ ایک دوسرے تانگہ میں اپنے روحانی فرزند کا استقبال کرنے کے لئے روانہ ہو چکے تھے۔ استاذنا حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی حضور کے ہمراہ تھے دونوں تانگے ریلوے روڈ پر بجلی گھر کے قریب ملے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اتر کر السلام علیکم کہا جناب [illegible] صادق صاحب کو محبت و شفقت سے گلے سے لگا لیا اور دعا فرماتے رہے۔ مولوی صاحب پر رقت کا عالم طاری تھا۔ اور آنکھیں فرط انبساط سے پرنم۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ وہیں سے پیدل اپنے مجاہد خادم کو ساتھ لے کر دار المسیح کی طرف روانہ ہوئے اور سارے راستہ میں جاوا سماٹرا ملایا بورنیو وغیرہ میں جماعتوں کی ترقی اور ان کے حالات کے بارے میں استفسار فرماتے رہے جناب مولوی صاحب نے جستہ جستہ واقعات بھی عرض کئے۔ احباب کلکتہ کی طرف سے بھی السلام علیکم پہنچایا۔

مسجد مبارک کے پاس چند منٹ تک کھڑے ہو کر بھی حضور گفتگو فرماتے رہے حضور کے اندرون خانہ میں تشریف لے جانے پر مولوی صاحب نے مسجد مبارک میں دو نفل ادا فرمائے اور بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے تشریف لے گئے پھر اپنے سسرال کے ہاں دار السعت میں گئے اگرچہ اس عرصہ کے حوادث کا مولوی صاحب کی صحت پر کافی اثر ہے۔ مگر الحمد للہ کہ آپ ہشاش بشاش ہیں۔ ہاں میں ایک بات بھول گیا۔ اور وہ یہ کہ جب حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے ریلوے روڈ پر مولوی صاحب کو شرف مصافحہ و معانقہ عطا فرمایا۔ تو اس کے بعد انہیں تنہا پا کر تعجب سے پوچھا کہ ان کے بیوی بچے کہاں ہیں۔ عرض کیا گیا حضور وہ اپنے ماں باپ کے ہاں دار السعت میں تشریف لے گئے ہیں۔

ان واقعات میں دوربین نگاہیں دیکھ سکتی ہیں کہ روحانی تعلقات میں جذبات و تاثرات کا کیا نظارہ ہوتا ہے وما کل ما یعلم یقال

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

(بقیہ صفحہ ۲)

سے روانہ ہوئے۔ اور ۲۸ اپریل کو امرتسر پہنچے۔ گاڑی کے لیٹ ہونے کی وجہ سے آج دوپہر کی گاڑی سے قادیان تشریف لائے۔

جناب مولوی صاحب موصوف کے اس دینی جہاد میں ان کی اہلیہ صاحبہ بھی شریک رہیں۔ جنہوں نے ہر رنج و راحت میں نہایت اعلیٰ صبر و استقلال کا نمونہ دکھایا۔ آج سے آٹھ سال قبل جب یہ جوڑا میدان جہاد میں داخل ہوا تھا اس وقت ان کے ساتھ دو چھوٹے بچے تھے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ ہیں گویا چھ بچے سماٹرا میں پیدا ہوئے یہ سارا خاندان خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت پہنچ گیا ہے

ہم جناب مولوی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی خدمت میں اس سعادت کے حصول پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس خاندان کو اپنے انعامات سے مالامال کرے۔ نامہ نگار